91968 ـ ہماری شریعت میں دبر (پاخانہ والی جگہ) میں وطئ کرنا جائز نہیں

سوال

بخاری شریف کی حدیث نمبر (4170) اور (4171) میں وارد ہے کہ دبر میں وطئ کرنا حلال ہے، اور آپ کی ویب سائٹ پر بیان کیا گیا ہے کہ ایسا کرنا حرام ہے، برائے مہربانی اس سلسلہ میں صحیح کیا ہے اسے سمجھنے میں میرا تعاون فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

دبر میں وطئ کرنے کی حرمت میں بہت ساری صحیح احادیث وارد ہیں، ان احادیث میں سے چند ایك درج ذیل ہیں:

1 ـ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو شخص اپنی بیوی کی دبر میں وطئ کرتا ہے تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ سے بری ہوگیا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3904) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2 ـ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ سبحانہ و تعالی اس شخص کی طرف دیکھے گا بھی نہیں جس نے اپنی بیوی کی دبر میں وطئ کی "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1165)ابن دقیق العید نے الالمام (2 / 660) میں اور علامہ البانی نے صحیح ترمذي میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

3 ـ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یقینا اللہ تعالی حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا ـ یہ تین بار فرمایا ـ تو اپنی بیویوں کی دبر میں وطئ مت کرو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1924) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس موضوع میں احادیث بہت زیادہ ہیں، حتی کہ امام طحاوی رحمہ اللہ شرح معانی الآثار (3 / 43) میں لکھتے ہیں اس سلسلہ میں متواتر آثار وارد ہیں " انتہی

اسی لیے علماء کرام ان احادیث پر عمل کرنے کا کہتے ہیں.

ماوردی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کیونکہ یہ صحابہ کرام کا اجماع ہے: اسے علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عباس اور ابن مسعود اور ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کیا گیا ہے " انتہی

دیکھیں: الحاوی (9 / 319).

اور المغنی میں درج ہے کہ:

" اکثر اہل علم جن میں علی اور عبد اللہ اور ابو درداء اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم شامل ہیں کے قول کے مطابق بیوی کی دبر میں وطئ کرنا حلال نہیں، اور سیعد بن مسیب اور ابو بکر بن عبد الرحمن اور مجاہد اور عکرمہ اور امام شافعی اور اصحاب الرائے اور ابن منذر رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے "

دیکھیں: المغنی (7 / 32).

ہماری ویب سائٹ پر اس کی کچھ تفصیل بیان کی گئی ہے اس کے لیے آپ سوال نمبر (1103) اور (52803) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

دوم:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بیوی کی دبر میں وطئ کرنا جائز ہے، اور وہ درج ذیل فرمان باری تعالی سے یہی سمجھتے ہیں:

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، تو تم اپنی کھیتیوں میں جہاں سے چاہو آؤ البقرة (223).

اللہ سبحانہ و تعالی نے بیوی کے ساتھ سب کچھ حتی کہ دبر میں وطئ بھی مباح کر دی ہے، اور ان کا یہ وہم اور بھی یقینی ہو جاتا ہے جب وہ صحیح بخاری کی روایت کردہ کو پڑھتے ہیں، لگتا ہے کہ سائل کا مقصد بھی یہی حدیث ہے ۔ جس میں بیان ہوا ہے کہ:

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" یہودی کہا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے پچھلی جانب سے جماع کرتا ہے تو بچہ ٹیڑھی آنکھ والا پیدا ہوتا ہے، تو اللہ سبحانہ و تعالی نے یہ آیات نازل فرمائی:

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، تو تم اپنی کھیتیوں میں جہاں سے چاہو آؤ .

ان کی یہ فہم اور سمجھ غلط ہے کہ بیوی کی دبر میں وطئ کرنا حلال ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان:

تم اپنی کھیتیوں میں جہاں سے چاہو آؤ .

اس کا معنی ہے کہ جماع کی مختلف حالات مباح ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ جب جماع اور وطئ کھیتی والی جگہ میں کیا جائے، اور وہ جگہ قبل ہے دبر نہیں، یعنی وہ جگہ جہاں سے بچہ پیدا ہوتا ہے پاخانے والے جگہ مراد نہیں ہے.

اس لیے خاوند بیوی کی پچھلی جانب سے یا پھر اگلی جانب سے جماع کرنا جائز ہے جبکہ وہ کھیتی والا جگہ میں ہو نہ کہ دبر میں.

اس کی دلیل صحیح مسلم کی روایت جو جابر رضی اللہ تعالی عنہ کی سابقہ حدیث ہے جس میں اس آیت کا سبب نزول بیان کیا گیا ہے:

" اگر چاہے تو مجبية یا غیر مجبية دونوں طرح لیکن ہو ایک ہی جگہ میں "

مجبية کا معنی یہ ہے کہ اپنے چہرے پر الٹ جس طرح سجدہ کی حالت ہوتی ہے.

اور ایک ہی جگہ یعنی یہ قبل اور بچہ پیدا ہونے والی جگہ ہے.

دیکھیں: صحیح مسلم حدیث نمبر (1435).

اور ابو داود کی اسی حدیث میں ہے:

محمد بن منکدر سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا وہ بیان کر رہے تھے:

" یہودی کہا کرتے تھے کہ جب مرد اپنی بیوی سے فرج میں پچھلی جانب سے جماع کرتا ہے تو بچہ بھینگا یعنی ٹیڑھی آنکھ والا پیدا ہوتا ہے، تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں تم اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو آؤ .

سنن ابو داود حدیث نمبر (2163).

اور سنن ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور عرض کرنے لگے:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو تباہ و برباد ہوگیا!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے تباہ کر دیا ؟!

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا: میں نے اپنی سواری کو آج رات پھیر لیا، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ تو پھر یہ آیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی:

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں تو تم اپنی کھیتیوں میں جہاں سے چاہو آؤ .

آگے سے آؤ یا پیچھے سے آؤ، اور دبر سے اجتناب کرو، اور حیض کی حالت میں بھی اجتناب کرو "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2980) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

یہ مندرجہ بالا سب احادیث اس آیت کی مراد اور مقصود واضح کر رہی ہیں، اس لیے کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی ایسی فہم کی طرف جائے جس پر نہ تو کوئی حدیث دلالت کرتی ہو اور نہ ہی لغت عرب.

ابن قیم رحمہ اللہ زاد المعاد میں لکھتے ہیں:

" آیت دو وجھوں سے بیوی کی دبر میں وطئ کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے.

پہلی وجہ:

یہاں کھیتی میں آنا مباح کیا گیا ہے، اور یہ کھیتی بچہ والی جگہ ہے، نہ کہ وہ فحش جگہ جو گندگی والی ہے، اور پھر " من حیث امرکم اللہ " کہ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے سے بھی مراد کھیتی والی جگہ ہے.

دوسری وجہ:

اللہ تعالی کا فرمان ہے: جہاں سے چاہو .

یعنی جس طرف سے چاہو: چاہے اگلی جانب سے یا پچھلی جانب سے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ " تم اپنی کھیتی میں آؤ " یعنی فرج اور قبل میں " انتہی بتصرف.

دیکھیں: زاد المعاد (4 / 261).

سوم:

لگتا ہے کہ سائل نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی درج ذیل حدیث بھی مراد لی ہے جو بخاری نے روایت کي ہے کہ:

" تو تم اپنی کھیتوں میں جہاں سے چاہو آؤ "

ان کا کہنا ہے کہ وہ بیوی کی .... میں آئے

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں کہا ہے:

" سب نسخوں میں ایسے ہی وارد ہے کہ ظرف کے بعد کا ذکر نہیں جو کہ مجرور ہے " انتہی

دیکھیں: فتح الباری (8 / 189).

پھر انہوں نے صحیح بخاری کے علاوہ دوسری کتب میں وارد روایات ذکر کی ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے

فرمایا:

" وہ اس کی دبر میں آئے "

اہل علم نے اس کے دو جواب دیے ہیں:

پہلا جواب:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرنے والے کچھ روایوں سے غلطی ہوئی ہے، اور انہوں نے اس سے یہ سمجھا کہ دبر میں وطئ کرنی جائز ہے، حالانکہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما تو پچھلی جانب سے بیوی کی قبل میں وطئ کرنا بیان کیا کرتے تھے.

اس کی دلیل وہ صحیح روایات ہیں جن میں بیان ہوا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیوی کی دبر میں وطئ کرنے کو حرام سمجھتے تھے.

امام نسائی رحمہ اللہ نے السنن الکبری (5 / 315) میں صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے تعجب سے فرمایا:

کیا کوئی مسلمان شخص ایسا بھی کرتا ہے ؟!

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحیح طور پر ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ثابت ہے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا کہ:

دبر کی طرف سے فرج یعنی قبل میں وطئ کرنا "

امام نافع رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی روایت کیا ہے، لیکن امام نافع رحمہ اللہ سے روایت کرنے والوں میں سے غلطی کرنے والے نے غلطی کی اور اسے یہ وہم ہوا کہ دبر وطئ کی جگہ ہے نہ کہ فرج میں وطئ کی راہ، تو راس طرح یہ چیز مشتبہ ہوگیا کہ دبر وطئ کرنے کی جگہ یعنی کھیتی کی طرف جانے کی راہ ہے، نہ دبر میں وطئ کرنا.

اور اس طرح اشتباہ یہ ہوا کہ من کو فی کے معنی میں سمجھ لیا تو اس طرح وہم پیدا ہوا " انتہی

دیکھیں: تھذیب السنن (6 / 142).

دوسرا جواب:

اس آیت کو سمجھنے میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا اجتھاد ہے، اور پھر سنت نبویہ اور سب صحابہ کرام کے اقوال اس پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ اجتھاد صحیح نہیں ہے.

ابو داود رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

" ابن عمر رضی اللہ عنہما ـ اللہ انہیں بخشے ـ کو وہم ہوا کہ انصار کا یہ قبیلہ ـ جو کہ بت پرست تھے ـ یہودیوں کے اس قبیلہ کو ـ جو کہ اہل کتاب تھے ـ انصار ان یہود کو علمی طور پر اپنے سے افضل سمجھتے تھے، اور بہت سارے افعال میں ان کی اقتدا کرتے، اہل کتاب اپنی بیویوں کے پاس ایک ہی حالت میں یعنی لٹا کر وطئ کرتے تھے، اور قریش والے عورتوں سے کھل کر جماع کرتے تھے، اور ان سے اگلی جانب سے یا پچھلی جانب سے اور لٹا کر پوری طرح لذت حاصل کرتے.

لیکن جب وہ ہجرت کر کے مدینہ آئے اور ایک مہاجر نے انصاری عورت سے شادی کی اور وہ اپنی عادت کے مطابق اس سے ہم بستری کرنے لگا تو انصاری عورت نے انکار کیا، اور کہنے لگی:

ہمارے ہاں تو ایک طرف سے ہی ہم بستری کی جاتی ہے اگر کرنا ہے تو ایسے ہی کرو، وگرنہ میرے قریب مت آؤ، حتی کہ ان دونوں کا معاملہ عام ہوگیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو اللہ سبحانہ و تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی:

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جہاں سے چاہو آؤ .

یعنی عورتوں کی اگلی جانب سے اور پچھلی جانب سے اور لٹا کر یعنی بچہ پیدا ہونے والی جگہ میں ہی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2164) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے.

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہو سکتا ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما دبر میں وطئ کے قائل ہوں، اور پھر جب ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما وغیرہ نے ان کے سامنے اس آیت کا سبب نزول اور اس کا صحیح معنی بیان کیا تو انہوں نے رجوع کر لیا ہو.

اسی لیے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ثابت ہے کہ وہ بھی اسے حرام کہتے تھے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے، اور آپ نے یہاں تک کہا کہ: کیا کوئی مسلمان شخص بھی ایسا کرتا ہے ؟!!

حاصل یہ ہوا کہ: ہماری شریعت میں یہ فعل حرام ہے اور شریعت اسلامیہ میں کوئی ایسی دلیل نہیں ملتی جو اس فعل کے جواز پر دلالت کرتی ہو، اور جو کوئی شخص بھی یہ گمان کرتا ہے کہ کتاب و سنت میں کوئی ایسی دلیل پائی جاتی ہے جو اس کے جواز پر دلالت کرتی ہے تو اسے وہم ہوا اور غلطی لگی ہے.

واللہ اعلم .